مواعظ حسینیہ (سنہ ۱۲۰۰ ہجری)

خطبات جمعہ مجدد الشریعۃ محیی الملۃ آیۃ اللہ العظمیٰ سید دلدار علی غفران مآبؒ

مترجم جناب محمد صادق خانصاحب جونپوری

موعظه اولیٰ

بباید دانست که فضیلت نماز جماعت زیاده از حد است و احادیث بسیار در آن وارد شده، از آنجمله از جناب سید المرسلین صلی الله علیه و آله منقول است که نماز نیست کسی را که نماز نمیگزارددر مجلس با مسلمانان مگر آنکه او را علتی بوده باشد و حضرت فرمودند که غیبت نمیتوان کرد مگر کسی را که در خانه خود تنها نماز گزارد و رو از جماعت بگرداند، و هر که رو از جماعت مسلمانان بگرداند، واجب است بر مسلمانان غیبت او و بر طرف میشود عدالت او، و جماعتی ترک نماز جماعت کردنددر زمان حضرت رسول صلوات الله علیه و آله، پس حضرت فرمودند که میبایدبنماز جماعت حاضر شوندو الا خانه های شما را با شما خواهم سوخت۔ و آنحضرت فرمودند که هر که نماز پنجگانه را بجماعت کند، گمان هر خوبی باو برید۔ و در حدیثی واقع شده که نماز جماعت افضل است از نمازیکه در مسجد کوفه کرده شود۔ با آنکه نماز در مسجد کوفه برابر است با هزار نماز۔ و در حدیث دیگر واقع شده

پہلا وعظ

یہ جاننا چاہئے کہ نماز جماعت کی بہت زیادہ فضیلت ہے اور اس سلسلے میں بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔ سید المرسلینؐ سے منقول ہے کہ جو شخص بغیر کسی وجہ کے مسلمانوں کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہوتا، اس کی نماز، نماز نہیں ہے اور حضرتؐ نے فرمایا اپنے گھر میں تنہا نماز پڑھنے اور جماعت سے منہ موڑنے والے کے سوا کسی اور کی غیبت جائز نہیں ہے اور جو مسلمانوں کی جماعت سے منہ موڑے اس کی غیبت لوگوں پر واجب ہے اور اس کی عدالت ساقط ہوجاتی ہے۔ رسول خداؐ کے دور میں ایک گروہ نے نماز جماعت کو ترک کر دیا۔ پس حضرت نے فرمایا کہ تم کو ضرور نماز میں حاضر ہونا چاہئے ورنہ تمھارے گھروں کو تمھارے ساتھ جلا دوں گا۔

رسول خداؐ نے فرمایا جو شخص نماز پنجگانہ جماعت سے پڑھے اس کے حق میں ہر اچھائی کا گمان رکھو۔ اور ایک حدیث میں موجود ہے کہ نماز جماعت افضل ہے اس نماز سے جو مسجد کوفہ میں ادا ہو، جب کہ مسجد کوفہ میں نماز ہزار نماز کے برابر ہے اور دوسری حدیث میں موجود ہے کہ عالم کے

که نماز در عقب عالم برابر است با هزار نماز۔

اما کیفیت نماز جماعت: سنت است که چون موذن قد قامت الصلوة بگوید همه بر خیزند۔ واحوط آنست که بعد از آن هیچ سخن نگویند۔ و سنت آنست که در صف اول اهل فضل بوده باشند از صلحا و علما و عقلا، و واجب است نماز گزارندگان را، قصد اقتدا باین طریق که بعد از تکبیرة الاحرام پیش نماز، قصد نمایند بدل که فلان نماز که بر من واجبست، ادا میکنم پشت سر این پیش نماز برای رضای خدا، و احوط آنست که نماز گزارندگان هر گاه در نماز صبح و مغرب و عشاء آواز خواندن حمد و سوره پیش نماز را بشنوند، حمد و سوره نخوانند، و در نماز ظهر و عصر نیز احوط آنست که حمد و سوره نخوانند، بلکه سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَکْبَر عوض آن بخوانند۔ و واجب است که نماز گزارندگان متابعت پیش نماز کنند باین طریق که پیش از امام و همراه امام تکبیرة الاحرام نگویند، بلکه بعد از گفتن او بگویند، و در رکوع و سجود نیز پیش از امام بر کوع و سجود نروند و اگر عمداً بروند، دغدغه بطلان نماز میشود۔ و احوط آنست که سُبْحَانَ رَبِیَ الْعَظِیمِ وَ بِحَمْدِهٖ وَ سُبْحَانَ رَبِیَ الاعلٰی وَ بِحَمْدِهٖ و تکبیرات و تشهد و قنوت

پیچھے نماز، ہزار رکعت نماز کے برابر ہے۔

نماز جماعت کا طریقہ: جب موذن قد قامت الصلوۃ کہے، تو سنت ہے کہ سب کھڑے ہوجائیں۔ اور احوط یہ ہے کہ اس کے بعد کوئی کلام نہ کریں۔ اور سنت یہ ہے کہ صالحین، علماء اور عقلاء میں سے اہل فضل حضرات جماعت کی پہلی صف میں رہیں۔ اور نماز پڑھنے والوں پر اقتدا کی نیت واجب ہے اس طریقے سے کہ امام جماعت کے تکبیرۃ الاحرام کے بعد، دل میں نیت کریں کہ فلاں نماز جو مجھ پر واجب ہے اس امام کے پیچھے قربۃً اِلَی اللّٰہ ادا کررہا ہوں۔

اور اگر نمازی صبح اور مغرب وعشاء کی نماز میں، امام جماعت کی قرائت کی آواز سن رہے ہیں، تو احوط یہ ہے کہ حمد وسورہ نہ پڑھیں۔ نماز ظہر وعصر میں بھی احوط یہ ہے کہ حمد وسورہ نہ پڑھیں بلکہ اس کی جگہ، سبحانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَکْبَرَ پڑھیں اور نماز پڑھنے والوں پر پیشنماز کی اتباع واجب ہے، اس طریقے سے کہ پیش نماز سے پہلے یا ساتھ میں تکبیرۃ الاحرام نہ کہیں، بلکہ اس کے کہنے کے بعد کہیں اور رکوع وسجود میں بھی امام سے پہلے رکوع وسجود میں نہ جائیں اور اگر جان بوجھ کر ایسا کرتے ہیں تو نماز کے باطل ہونے کا خطرہ رہتا ہے اور احوط یہ ہے سُبْحَانَ رَبِیَ الْعَظِیمِ وَ بِحَمْدِهٖ وَسُبْحَانَ رَبِیَ الاعلٰی وَ بِحَمْدِهٖ اور تکبیرات وتشہد وقنوت کو امام

بعدازشروع کردن پیشنمازشروع نمایند۔ همچنین حکم است و باید پیش از امام سر از رکوع و سجود بر ندارند۔

موعظه ثانی

این موعظه هست که در بیست و هفتم ماه رجب خوانده شد، و آن جمعه اولی بود که نماز جمعه در آن منعقد گردید۔ حق سبحانه و تعالی در سوره جمعه می فرماید: يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَومِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوا اِلىٰ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (الجمعة: ۹)۔ حاصل مضمون بلاغت مشحون آنکه: ای گروه مومنین هر گاه اذان نماز جمعه گفته میشود پس همگی بشتابید و سعی کنید بسوی ذکر الٰهی که نماز جمعه یا خطبه آن باشد و خرید و فروخت و دیگر معاملات را ترک نمایید که این برای شما بهتر است اگر بدانید۔ و باسانید صحیحه منقول است از زراه که گفت عرض کردم بخدمت امام محمد باقر علیه السلام که نماز جمعه بر چند کس واجب است و اقل عدد آن چند است حضرت فرمود هفت کس از مسلمانان که جمع شوند و خوف نداشته باشند، نماز جمعه واجب میشود۔ پس باید یکی از آنها امامت نماید و خطبه بخواند۔

و بسند صحیح از فضل بن عبد الملک منقول است که گفت۔ شنیدم از جناب صادق

کے شروع کرنے کے بعد شروع کریں۔ اور اسی طرح حکم ہے کہ امام سے پہلے رکوع وسجود سے سر نہ اٹھائیں۔

دوسرا وعظ

اور یہ وعظ ہے جو ماہ رجب کی ساتویں تاریخ کو کہا گیا۔ یہ پہلا جمعہ تھا کہ جس میں نماز جمعہ ہو رہی تھی۔ حق سبحانہ و تعالی سورہ جمعہ میں ارشاد فرماتا ہے: بلاغت سے بھری ہوئی اس آیت کا ماحصل یہ ہے کہ اے گروہ مومنین جب نماز جمعہ کی اذان کہی جائے تو سب دوڑو اور ذکر الٰہی یعنی نماز جمعہ کی طرف آنے کی کوشش کرو اور خرید وفروخت ودیگر معاملات ترک کردو کہ یہ تمھارے حق میں بہتر ہے اگر تم جانتے۔

اور صحیح سندوں سے زرارہ سے منقول ہے کہ میں نے امام محمد باقرؑ کی خدمت میں عرض کی کہ کتنے لوگوں سے نماز جماعت واجب ہوتی ہے اور اس کی کم سے کم تعداد کتنی ہے۔ حضرت نے فرمایا مسلمانوں میں سے سات لوگ اگر جمع ہوجائیں اور ان کو کوئی خوف نہ ہو، تو نماز جماعت واجب ہوجاتی ہے۔ پس ان میں سے ایک ا مامت کرے اور خطبہ پڑھے۔

صحیح اسناد کے ذریعے فضل بن عبد الملک سے منقول ہے کے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے

علیه السلام میفرمودندوقتیکه در دیهی مجتمع شوندویکی از آنهار اقدرت خواندن خطبه باشد، نماز جمعه را بجا آرند۔ و ایضاً از جناب سید المرسلین علیہ السلام منقول است که فرمودند که جناب باری تعالی بر شما واجب گردانیده نماز جمعه را، پس کسیکه در حیات من یا بعد از فوت من نماز جمعه را ترک کندو آن را سبک گرداندو انکار آن کند، حق سبحانه و تعالی درهیچ امر او را برکت ندهد، و نماز او وزکوة او وحج او وروزه او مقبول نیست، تااینکه توبه نماید۔

و در کافی بسند صحیح از جناب امام محمد باقر علیه السلام منقولست که در روز جمعه ملایکه مقربین از آسمان نازل میشوند و همراه خود قلمهای طلا و کاغذ از نقره دارند و بر دروازه های مسجد بر کرسی های نورین می نشینندو هر که داخل مسجد میشود، اسم او را مینویسندتا وقتیکه پیش نماز از مسجد بیرون می آید ۔و ایضاً از جناب سید المرسلین صلی اللہ علیه و آله منقولست که نماز جمعه فریضه است پس کسیکه بدون عذر شرعی سه جمعه را ترک نماید یعنی برای نماز جمعه حاضر نشود از جمله منافقین خواهد بود۔

جناب مولانا محمد باقر مجلسی در بحار نوشته اند که آنچه پیش من ثابت شده

ہوئے سنا کہ جب کچھ لوگ ایک جگہ یکجا ہوں اور ان میں سے کوئی ایک خطبہ دے سکتا ہو، تو نماز جمعہ بجالائیں۔

اسی طرح جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ فرمایا: اللہ تعالی نے نماز جمعہ کو تم پر فرض قرار دیا ہے۔ پس جو کوئی میری زندگی میں یا میری وفات کے بعد نماز جمعہ کو چھوڑ دے، اس کی اہمیت کو کم کرے اور اس کا انکار کرے، اللہ تعالی اس کو کسی امر میں برکت نہ دے اور اس کی نماز، زکات، حج اور روزہ مقبول نہیں ہے جب تک کہ توبہ نہ کرے۔

کافی میں صحیح اسناد کے ساتھ امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ روز جمعہ ملائکہ مقربین اپنے ہمراہ سونے کے قلم اور چاندی کے ورق لیکر آسمان سے نازل ہوتے ہیں اور مسجد کے دروازوں پر نور کی کرسیوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور جب تک کہ پیش نماز مسجد سے باہر نہ آجائے ، جو کوئی بھی مسجد میں داخل ہوتا ہے اس کا نام لکھ لیتے ہیں۔

اور اسی طرح جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ نماز جمعہ فرض ہے، پس جو کوئی بغیر عذر شرعی کے تین جمعہ ترک کرے یعنی نماز جمعہ میں حاضر نہ ہو، اس کا شمار منافقوں میں ہوگا۔

جناب مولانا محمد باقر مجلسی نے بحار الانوار میں لکھا ہے کہ جو کچھ میرے نزدیک ثابت ہوا ہے وہ یہ ہے کہ نماز

اینست که نماز جمعه واجب عینی است در جمیع زمان و شرط نیست که امام اصل حاضر باشدیا پیش نمازمجتهدباشد۔

و مولانا محمد تقی در حدیقة المتقین نوشته اندکه مظنون فقیر آنست نماز جمعه واجب عینی است و هر که شرایط امامت نماز جماعت درو موجود باشد و ایمن باشد از ضرر و تواند خطبتین خواندو عدد معتبر جمع شوندواجب است وتقصیر درآن از کبایر می دانم و دراین باب رساله تالیف نموده ام و جمع میان اخبار و ادله کما حقه کرده ام، و ایضاً جناب مولانا محمد تقی رحمة الله در شرح من لا یحضره الفقیه نوشته اند که پیشتر ازین که نماز جمعه در بلاد ایران و عربستان علانیه نکردند، سببش این بود که همه سلاطین و امرا از اهل خلاف بودند تا اینکه حق سبحانه و تعالی بفضل عمیم خود سلاطین صفویه انار الله براهینهم را مویدو موفق گردانیده بترویج دین مبین حضرات ائمه معصومین صلوات الله و سلامه علیهم اجمعین ۔اول کسیکه در مسجد جامع اصفهان علانیه نماز جمعه را در زمان ایشان بجا آورد ، جناب شیخ نور الدین علی بن عبد العالی بودندو بعد ایشان مولانا عبد الله طاب ثراه و بعد ایشان مولانا سید الفضلاء میر محمد باقر

جمعہ ہر زمانے میں واجب عینی ہے اور امام معصوم کے موجود ہونے یا پیش نماز کے مجتہد ہونے کی شرط نہیں ہے۔

اور مولانا محمد تقی نے حدیقۃ المتقین میں لکھا ہے کہ اس حقیر کا گمان یہ ہے کہ نماز جمعہ واجب عینی ہے اور جس میں شرایط امامت نماز جماعت موجود ہو، اور خطرے سے محفوظ ہو، دونوں خطبوں کو پڑھ سکتا ہو اور عدد معتبر یکجا ہوجائے تو نماز واجب ہوجاتی ہے اور اس میں کوتاہی کو گناہ کبیرہ سمجھتا ہوں اور اس سلسلے میں ایک کتاب تالیف کر کے کما حقہ، اخبار اور ادلہ کو یکجا کیا ہے۔

اور اسی طرح ''من لایحضرہ الفقیہ'' کی شرح میں جناب مولانا محمد تقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''اس سے قبل ایران اور سعودی عربیہ میں علی الاعلان نماز جمعہ کے منعقد نہ ہونے کی وجہ یہ تھی کہ تمام امرا اور سلاطین غیر مذہب امامیہ کے تھے۔ یہاں تک کہ حق سبحانہ وتعالی نے اپنے فضل عمیم سے سلاطین صفویہ انار اللہ براہینہم (خدا ان کی دلیلوں کو روشن رکھے) کو ترویج دین مبین حضرات ائمہ معصومین صلوات اللہ و سلامہ علیہم اجمعین میں کامیابی وکامرانی عطا فرمائی۔''

جناب شیخ نور الدین علی بن عبد العالی سب سے پہلے شخص تھے جنھوں نے سلاطین صفویہ کے زمانے میں علی الاعلان اصفہان کی جامع مسجد میں نماز جمعہ پڑھائی۔ ان کے بعد مولانا عبداللہ طاب ثراہ اور ان کے بعد

دامادو بعد ایشان شیخ بهاؤ الملة و الدین، و در نجف اشرف جناب مولانا احمد اردبیلی قدس سره و در مشهد مقدس میر محمد زمان رحمة الله علیه ،و در جبل آمل جناب شیخ حسن و سید محمد انار الله مراقدهم بیمن توجهات بادشاهان صفویه رحمه الله علیهم ،نماز جمعه را بجا آوردند۔پس به برکت ایشان رواج شرع شدو بعد از آن ترک نشد و امید هست که تا ظهور حضرت صاحب العصر شعائر اسلام و ایمان بر پا باشد بجاه محمد و عترته المعصومین۔

مجملاً مقصود فقیر از این نقل اینست که چون قبل از این بسبب مانع مسطور، در هندوستان نماز جمعه و جماعت بر طبق طریقه مرضیه جناب امیر المومنین علیه السلام و باقی ائمه معصومین صلوات الله علیهم اتفاق نشده و الحال ببرکت ذات فایض البرکات جناب نواب مستطاب معلا القاب وزیر الممالک نواب آصف الدوله بهادر دام اقباله ملجاء سادات و مومنین غلام با اخلاص خاندان جناب امیرالمومنین صلوات الله علیه، نواب سرفرازالدوله مرزا حسن رضا خان بهادر دام الله عزه و مجده صورت ظهور گرفته، امیدواریم که این امر خیر تا زمان ظهور حضرت

مولانا سید الفضلا میر محمد باقر داماد، اور ان کے بعد شیخ بہاؤ الملۃ والدین، اور نجف اشرف میں جناب مولانا احمد اردبیلی قدس سرہ نے، مشہد مقدس میں میر محمد زمان رحمۃ اللہ علیہ نے اور جبل عامل میں جناب شیخ حسن اور سید محمد انار اللہ مراقدہم نے، صفوی بادشاہوں کی توجہات کی برکت سے نماز جمعہ پڑھائی۔ اور ان کی برکت سے شریعت رائج ہوگئی اور اس کے بعد ترک نہیں ہوئی اور امید ہے کہ حضرت صاحب العصر عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے ظہور تک شعائر اسلام و ایمان قایم و برپا رہیں گے۔ محمد و آل محمد کے جاہ و حشم کے طفیل میں۔

اجمالاً اس حقیر کا مقصد یہ سب بیان کرنے سے یہ ہے کہ چونکہ اس سے قبل ہندوستان میں مانع مذکور کی وجہ سے نماز جمعہ و جماعت طریقہ مرضیہ جناب امیر المومنینؑ اور دیگر ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم قائم نہیں ہوئی تھی، اور اب جناب نواب مستطاب معلیٰ القاب، وزیر الممالک ،نواب آصف الدولہ بہادر دام اقبالہ اور ملجاء سادات و مومنین، غلام با اخلاص خاندان امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ، نواب سرفراز الدولہ مرزا حسن رضا خان بہادر دام اللہ عزہ کی ذات فائض البرکات کی وجہ سے نماز جمعہ قائم ہوگئی ہے، ہم کو امید ہے کہ حضرت صاحب الامر (عج) کے ظہور تک اس امر خیر میں روز بروز ترقی ہوتی رہے

صاحب الامر یوماً فیوماً در ترقی تزاید باشدو موجب ازدیاد توفیقات و عمر و دولت و جاه و منزلت ایشان شودوهم از جناب باریتعالی امیدوارم که بفضل عمیم خود امر اء و سردارانرا مزیدتوفیق عطانمایدتامن بعددر اعلای کلمه‌دین و اظهار مراسم شرع متین مثل سلاطین سابقه سعی نمایندو در ترویج دین مبین جناب ائمه معصومین صلوات الله و سلامه علیهم الاجمعین جد و جهد کنند۔ که در اندک توجه خاطر ایشان شعایر اسلام و ایمان بخوبی رونق می پذیرد و معلوم است که این امر موجب نیکنامی ومزید عمر و دولت وخوشنودی جناب امیر المومنین علیه السلام خواهد بود۔ والله ولی التوفیق۔ وتوهم نشود کسیرا که فقیر نماز جمعه را که بجا می آرد ،محض بنابر تقلید مولانا محمد تقی و محمد باقر رحمه الله علیهمااست بلکه این امر مبتنی بر تحقیق است نه تقلید کسی۔لیکن هرگاه نظر اکثر ابنای روزگاربطرف قایلست نه بطرف قول۔لهذا از جهت تائیدخودقول علماء را ذکر میسازدو این حرف را محمول بر خود ستائی و خودفروشی بنده نکند، بلکه‌دفع دخل مقدر است کما لا یخفی۔

اما نماز جماعت پس کافیست در باب آن قول حق سبحانه و تعالی: وَ ارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ۔

گی اور ان دونوں بزرگوں کی توفیقات، طول عمر اور دولت و جاہ ومنزلت کی زیادتی کا باعث ہو۔

اور اللہ تعالی سے امید کرتے ہیں کہ اپنے فضل عمیم سے ان سرداروں کو توفیق عنایت فرمائے تا کہ من بعد اعلائے کلمہ دین اور اظہار مراسم شرع مبین کے لیے سابقہ بادشاہوں کی طرح سعی وکوشش کریں اور جناب ائمہ معصومین صلوات اللہ وسلامہ علیہ اجمعین کے دین مبین کی ترویج کے لیے جد و جہد کریں ، کیونکہ ان کی تھوڑی سی توجہ خاطر سے شعائر اسلام وایمان کو فروغ ملتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ امر ان کی نیکنامی ،طول عمر، ازدیاد دولت اور جناب امیر المومنینؑ کی خوشنودی کا باعث ہوگا۔ واللہ ولی التوفیق۔

کسی کو یہ شبہ نہ ہو کہ یہ حقیر جو نماز جمعہ کو بجالاتا ہے ،صرف مولانا محمد تقی اور محمد باقر رحمۃ اللہ علیہما کی تقلید کی بنا پر ہے، بلکہ یہ امر تحقیق پر مبنی ہے نہ کہ کسی کی تقلید پر۔ لیکن جب اکثر ابنائے زمانہ کی نظر،قول کے بجائے قائل پر ہوتی ہے ،اس لئے اپنی تائید کے لئے علما کے قول کو ذکر کیا اور اس بات کو حقیر کی خودستائی اور فخر فروشی پر حمل نہ کریں۔ بلکہ پوشیدہ اعتراض کا جواب ہے۔ کمالا یخفی ۔

اما نماز جماعت: پس اس کے سلسلے میں قول اللہ سبحانہ وتعالٰی کافی ہے۔: وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ۔''

و مشهور میان مفسرین آنست که مراد از آن نماز جماعت است و هر گاه امر برای وجوب است سیما او امر قرآن و اکثری از احادیث هم بر وجوب نماز جماعت دلالت دارد۔ لهذا جناب مولانا محمد باقر بدغدغه وجوب در آن نموده اند هرچند که از علمای سابق کسی باین قایل نباشد۔ در ذکر شیخ شهید مسطور است که جناب سید المرسلین صلی الله علیه و آله فرمودند که هر که چهل صباح نماز جماعت گزارد باینکه در اول تکبیر داخل میشده باشد، حق تعالی او را از آتش جهنم نجات می بخشد و او را از نفاق مبرا میسازد۔ و از حضرت امام رضا علیه السلام منقولست که فضیلت نماز جماعت بر نمازهای تنهائی اینست که بعوض هر رکعت هزار رکعت می نویسند و از جناب سید المرسلین ماثور است که فرمودند که وقتیکه بنده خدا نماز بجماعت گزارد حق تعالی را شرم می آید که دعای او را رد نماید و در خصال و مجالس ابن بابویه از جناب سید المرسلین صلی الله علیه و آله منقولست که صفوف جماعت امت من مثل صفوف جماعت فرشتگانست بالای آسمان و یکرکعت در جماعت برابر بیست و چهار رکعت است که هر رکعت از آن دوست تر باشد نزد حق تعالی از عبادت چهل ساله

''اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔'' اور مفسرین میں مشہور ہے کہ اس سے مراد نماز جماعت ہے اور امر، وجوب پر دلالت کرتا ہے خاص کر کے قرآنی اوامر، اسی وجہ سے جناب مولانا محمد باقر نے نماز جماعت کے وجوب کا احتمال دیا ہے، اگرچہ سابق علما میں کوئی بھی اس کا قایل نہ ہو۔

شیخ شہید کے ذکر میں مسطور ہے کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی شخص چالیس دن اس طرح نماز جماعت پڑھے کہ اول اذان میں داخل ہو جائے تو حق تعالی اس کو آتش جہنم سے نجات دے گا اور نفاق سے دور کرے گا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ نماز جماعت کی فضیلت فرادیٰ نماز پڑھنے پر یہ ہے کہ ہر رکعت کے عوض ہزار رکعت لکھی جاتی ہے۔

جناب سید المرسلینؐ سے ماثور ہے کہ جب بندۂ خدا نماز بجماعت پڑھتا ہے تو اللہ کو شرم آتی ہے کہ اس کی دعا کو رد کردے۔

خصال اور مجالس ابن بابویہ میں جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ میری امت کی جماعت کی صفیں آسمان پر فرشتوں کی صفوں کے مانند ہیں اور ایک رکعت جماعت میں چوبیس رکعت کے برابر ہے، جس کی ہر رکعت حق تعالیٰ کے نزدیک چالیس سالہ عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔

و از این قبیل احادیث بسیار است۔ انشاء اللہ بتدریج گزارش کردہ خواھد شد۔ جناب مولانا محمد باقر علیہ السلام نوشتہ اند، کہ کافیست در باب فضیلت نماز جماعت اینکہ شیطان از ھیچ امر خیر چندان منع نمیکند چندانکہ از نماز جماعت میکندو وسوسہ ھا در دل ایشان می اندازد، و گاھی بخیال ایشان می اندازدکہ کسی عادل نیست و نحو ذلک فرمودہ اندکہ امر عدالت چندان معتبر نیست۔ لیکن شیطان بتشکیک خواستہ کہ مردمانرا از فضیلت جمعہ و جماعت محروم دارد۔ وَوَفَّقَنَا اللّٰہُ وَسَایِرَ الْمُومِنِینَ لِمَایُحِبُّ وَیَرضیٰ وَاَعَاذِنَا وَاِیَّاھُم مِنْ مُتَابِعَتِ اَھْلِ الْھَویٰ۔

موعظہ ثالثہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْوَلِیِّ اَلْحَکِیمِ الْحَمِیدِ الْمَجِیدِ الْفَعَّالِ لِمَا یُرِیدُ عَلَّامِ الْغُیوبِ وَ سَتَّارِ الْعُیوبِ الَّذِی عَظَمَ شَانُہُ اِنَّہُ لاٰ مِثْلَ لَہُ تَوَاضِعَ کُلُّ شيٍ لِعَظَمَتِہِ وَ ذَلَّ کُلُّ شیءٍ لِعِزَّتِہِ وَاسْتَسْلَمَ کُلُّ شَیءٍ لِقُدْرَتِہِ وَفَرَّ کُلُّ شَيءٍ لِھَیْبَتِہِ نَحْمَدُہُ عَلٰی مَا کَانَ وَنَسْتَعِینُہُ مِنْ اَمْرِنَا عَلٰی مَا یَکُونَ وَ اَشْھَدُ اَنْ لّا اِلٰہَ اِلّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَا شَرِیکَ لَہُ مَلِکَ الْمُلُوکِ وَ سَیِّدَ السَّادَاتِ وَ جَبَّارِ السَّمٰواتِ وَ الاَرْضِینَ

اس طرح کی حدیثیں بہت ہیں اور انشاء اللہ آہستہ آہستہ آپ کے سامنے پیش کی جائیں گی۔

نماز جماعت کی فضیلت کے سلسلے میں اتنا کافی ہے شیطان کسی بھی کار خیر سے اتنا منع نہیں کرتا جتنا نماز جماعت سے منع کرتا ہے۔ لوگوں کے دلوں میں شک پیدا کرتا ہے۔ کبھی ان کے ذہن میں یہ بات ڈالتا ہے کہ کوئی عادل نہیں ہے اور اسی طرح فرمایا ہے کہ عدالت زیادہ اہم مسئلہ نہیں ہے، لیکن شیطان شک پیدا کر کے چاہتا ہے کہ لوگوں کو فضیلت جمعہ و جماعت سے محروم کردے اور اللہ تعالیٰ ہمیں نیز سارے مومنین کو اُس چیز کی توفیق دے جسے وہ چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے اور ہمیں نیز سب کو ہوا و ہوس کے بندوں کی پیروی سے محفوظ رکھے۔

تیسرا وعظ

تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو ولی، حکیم، حمید، مجید ہے اور جس چیز کا ارادہ کرتا ہے اسے انجام دینے والا ہے۔ غیب کا عالم اور عیبوں کو چھپانے والا ہے۔ جسکی شان عظیم ہے۔ اسکے مانند کوئی چیز نہیں ہے۔ اسکی عظمت و کبریائی کے سامنے ہر چیز ذلیل ہے۔ اسکی قدرت کے سامنے ہر چیز سر تسلیم خم کئے ہوئے ہے۔ اسکی ہیبت کی وجہ سے ہر چیز روبفرار ہے۔ ہم اسکی حمد و ثنا کرتے ہیں اور اسی سے مدد کے طلبگار ہیں ان تمام امور میں جو وقوع پذیر ہونگے، اور میں گواہی دیتا ہوں کے خدائے واحد کے علاوہ کوئی لائق عبادت نہیں ہے۔ اسکا کوئی شریک نہیں ہے۔ وہ

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ الصَّادِقُ الاَمِينُ اَرْسَلَهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ اَجْمَعِينَ اُوصِيكُمْ عِبَادَاللّٰهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَ اغْتِنامِ طَاعَتِهِ مَا نَسْتَعْتُمْ فَاِنَّ تَقْوَى اللّٰهِ مِفْتَاحُ سِدَادٍ وَ ذَخِيرَةُ مَعَادٍ وَ عِتْقٌ مِنْ كُلِّ مُلْكَةٍ وَ نَجَاةٌ مِنْ كُلِّ هَلَكَةٍ بِهَا يَنْجَحُ الطَّالِبِ وَيَنْجُوا الْهَارِبِ فَاعْلَمُوا وَ الْعَمَلَ يُرْفَعُ وَ التَّوبَةُ تَنْفَعُ وَ الدُّعَاءُ يُسْمَعُ وَ الْحَالُ هَادِيَةٌ وَ الْاَقْلامُ جَارِيَةٌ وَ بَادِرُوا بِالاَعْمَالِ عُمْرًا نَاكِسًا وَ مَرَضًا جَالِسًا وَ مَوتاً خَالِساً فَاِنَّ الْمَوتَ هَادِمُ لَذَّاتِكُمْ وَ مُكَدِّرَ شَهَواتِكُم زَايِرٌ غَيْرُ مَحْبُوبٍ وَقَرْنٌ غَيْرُ مَغْلُوبٍ فَاذْكُرُوا هَادِمَ اللَّذَّاتِ وَ مُنَغِّصِ الشَّهْوَاتِ عِنْدَ الْمَسَاءِ لِلْاَعْمالِ الْقَبِيحةِ وَاسْتَعِينُوا بِاللّٰهِ عَلىٰ اَدَاءِ وَاجِبِ حَقِّهِ وَمَا لَا يُحْصَىٰ مِنْ نِعَمِهِ وَ اِحْسَانِهِ۔

و هم وصیت میکنم بشما ای شیعیان علی بن ابیطالب صلوات الله علیه و آله و ای اینهای که بشرف سیادت شما را حق سبحانه و تعالیٰ فایز ساخته باینکه توهم نشود شما را که همین آدم مذهب تشیع را اختیار نمودیا در زمره

مالک ملوک ہے اور سید سادات ہے اور آسمان وزمین میں جبار وقہار وہی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور صادق وامین رسول ہیں جن کو تمام عالم کے لئے رحمت بنا کر مبعوث کیا۔اے اللہ کے بندو! میں تمھیں تقوائے الٰہی اور فرصت اطاعت کو غنیمت سمجھنے کی وصیت کرتا ہوں۔اس لئے کہ تقوائے الٰہی، ہدایت کی کنجی، آخرت کا ذخیرہ، بری عادتوں سے رہائی اور ہلاکت سے نجات کا ذریعہ ہے۔طالب کامیاب اور ہارب و فراری نجات پاتا ہے۔جان لو کہ عمل بلند کیا جاتا ہے اور توبہ نفع بخش ہے اور دعا مورد سماعت ہوتی ہے۔کیفیت و حالت راستہ دکھاتی ہے اور اقلام جاری ہیں۔اعمال میں جلدی کرو کہ عمر واپس لے لی جائیگی، اور مرض بیٹھک پا چکا ہے، موت اپنے پنجے گاڑ کر رہے گی۔بے شک موت تمھاری لذتوں کو برباد کرنے والی ہے اور خواہشات کو مکدر بنادینے والی ہے۔یہ غیر پسندیدہ ملاقاتی ہے اور مغلوب نہ ہونے والا ہم سفر ہے۔لذتوں کو برباد کرنیوالے اور خواہشات کو مکدر کرنیوالے کو اعمال بد کی انجام دہی کے وقت یاد کرو اور اللہ تعالیٰ سے حق واجب کی ادائیگی کے لئے مدد طلب کرو اور اس کے لامحدود احسانات اور نعمتوں کی شکر گزاری پر مدد طلبی کرو۔

اور اے شیعیان علی بن ابیطالبؑ اور اے وہ لوگ جن کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے شرف سیادت سے نوازا ہے، آپ لوگوں کو یہ غلط فہمی نہ ہو کہ مذہب تشیع اختیار کرنے یا گروہ سادات میں شامل ہونے سے، انسان کو

سادات معروف گشت ،دیگر احتیاج بعبادت ندارد۔این حال محالست و آیات و احادیث کثیره بر خلاف آن دلالت میکند۔جناب حق سبحانه و تعالی میفرماید : وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِ لَّا لِيَعْبُدُوْنِ(الذريت، ٥٦)۔يعنی ما پيدا نكرديم جن و انس را مگر برای عبادت و در كتاب كافی، كه در مذهب شيعه كتابی معتمدتر از آن نيست از فضل بن يسار منقولست كه جناب امام محمد باقر عليه السلام فرمودند كه ای فضل چيزی ديگر بخيال تو نرسد ،قسم ميخورم بخداوند خود كه شيعه ما نيست مگر كسی كه حق سبحانه و تعالی را اطاعت كند و فرمان برداری او نمايد۔

و هم در آن كتاب از جابر ماثور است كه جناب امام محمد باقر صلوات الله عليه فرمودند كه ای جابر آيا كفايت ميكند آدم را همين دعوای تشيع و دوستی ما نمايد و پس قسم بخدا كه از شيعه ما نيست مگر كسيكه تقوی و پرهيز گاری نمايد۔و از علامات شيعه آنست كه متواضع باشد و فروتنی نمايد با برادران ايمانی خود و در ذكر خدا مشغول باشد و نماز را بجا آورد و روزه را نگه دارد و با پدر و مادر خود نيكوئی نمايد۔و اعانت فقرا و مساكين و قرضداران كند و دروغ نگويد ،و تلاوت قران كند و غيبت مومنين نه نمايد و در

عبادت کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بات محال ہے۔ بہت سی آیتیں اور حدیثیں اس کے برخلاف دلالت کرتی ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے: ''اور میں نے جنوں اور آدمیوں کو اسی غرض سے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔''

اور کتاب ''کافی'' میں جس سے زیادہ قابل اعتماد کتاب شیعہ مذہب میں نہیں ہے، فضل بن یسار سے منقول ہے کہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ''اے فضل تمھارے ذہن میں کوئی اور بات نہ آنے پائے، اپنے رب کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہمارا شیعہ نہیں ہے مگر وہ جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اطاعت اور اس کی فرمانبرداری کرے۔''

اور اسی کتاب میں جناب جابر سے منقول ہے کہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ''اے جابر! کیا انسان کے لئے دعوائے تشیع اور ہماری محبت کا دم بھرنا کافی ہے؟ پس خدا کی قسم ہمارا شیعہ نہیں ہے مگر وہ جو متقی اور پرہیزگار ہو۔''

اور شیعہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ متواضع ہو، اپنے دینی بھائیوں سے انکساری کرے، اللہ کے ذکر میں مشغول رہے، نماز پڑھے اور روزہ رکھے، اور اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرے، فقرا، مساکین اور قرضداروں کی مدد کرے، جھوٹ نہ بولے، قرآن کی تلاوت کرے،

میان خویش و قوم خود بامانت و دیانت داری معروف باشد۔آیا گمان میکند آدم که همین که بگوید که من دوست میدارم علی بن ابیطالب علیہ السلام را ،دیگر او احتیاج بعبادت ندارد۔جناب سید المرسلین صلی اللہ علیه و آله و سلم که از جناب امیر المومنین علیہ السلام افضل اند،اگر کسی ادعای دوستی آنحضرت نماید و فرمان برداری حق تعالی نکند ،اورا محض این دوستی نفع نخواهد بخشید۔چه او در واقع دوست آنحضرت نیست،زیرا که حق دوستی آنست کہ آنچہ در آن رضای دوست باشد بعمل آردو معلوم است که خوشنودی جناب نبوی علیہ السلام و جناب امیر المومنین علیہ السلام در فرمان برداری حق سبحانہ تعالی است۔

از امام محمد باقر علیه السلام فرمودند پس باید که شیعیان ما تقوی و پرهیز گاری نمایند ،بدرستیکه در میان حق سبحانه و تعالی و در میان کسی قرابت نیست ۔مقرب خدا کسیست که پرهیز گار باشد و کسیکه حق تعالی را اطاعت کند او دوست ماست و کسیکه نافرمانی نماید دشمن ماست۔

در عیون اخبار الرضا علیه السلام از حسن بن علی الوشا منقول است که من روزی در خراسان بخدمت امام رضا علیه السلام در مجلسی حاضر بودم و زید پسر امام موسی کاظم علیه السلام برادر جناب امام رضا علیه السلام هم

مؤمن کی غیبت نہ کرے اور اپنے خاندان اور معاشرے میں امانت داری اور دیانت داری میں مشہور ہو۔

کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ یہ کہنے سے کہ میں علیؑ کو دوست رکھتا ہوں عبادت کی ضرورت ختم ہوجاتی ہے۔حضرت پیغمبر صلی علیہ و آلہ وسلم جو کہ حضرت امیر المومنینؑ سے افضل ہیں اگر کوئی ان کی دوستی کا دعویٰ کرے اور حق تعالیٰ کی اطاعت نہ کرے تو صرف یہ دوستی اس کو فائدہ نہیں پہونچا سکتی ہے، چونکہ حقیقت میں وہ حضرت کا دوست نہیں ہے، اس لئے کہ دوستی کا حق یہ ہے کہ انسان جو دوست کی مرضی ہو وہی کام انجام دے اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہی جناب رسول خدا صلی علیہ وآلہ وسلم اور حضرت امیر المؤمنینؑ کی خوشنودی ہے۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے: ''پس ہمارے شیعوں کو چاہئے کہ تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کریں۔یقیناً اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کسی سے کوئی قرابت نہیں ہے۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا مقرب بندہ وہی ہے جو پرہیزگار ہو اور جس نے اللہ کی اطاعت کی وہ ہمارا دوست ہے اور جس نے اللہ کی نافرمانی کی وہ ہمارا دشمن ہے۔''

کتاب عیون اخبار رضاؑ میں حسن بن علی الوشا سے منقول ہے کہ میں ایک دن خراسان میں امام رضا علیہ السلا کے ہمراہ کسی مجلس میں حاضر تھا اور امام موسیٰ کاظم علیہ لسلام کے فرزند اور امام رضا علیہ السلام کے بھائی جناب زید بھی

در آن مجلس بودو با مردمان میگفت که ما چنین و چنینیم و فخر خود میکردواظهار فضیلت خود بر دیگران مینمود ـو جناب امام رضا علیه السلام مشغول بودنددر حرف زدن با جماعة دیگر ـچون گفتگوی زید را استماع فرمودندمتوجه بطرف زید شدهفرمودندای زیدترا ادرغرور انداخت حرفیکهاز اهل بازار کوفه شنیده که جناب فاطمه صلوات الله علیهااختیارعفت وعصمت فرمودند، حق تعالی آتش دوزخ براولاد ایشان حرام گردانیده ـآگاباش کهاین امرمخصوص اولاد حضرت فاطمهصلوات الله علیها که از شکم آنحضرت متولد شده اند مثل حسنین علیهما السلام ـنه مطلق اولاد آنحضرت و چه بسیار بعیداست که جناب امام موسی کاظم علیه السلام تمام عمر اطاعت حق تعالی نمایندو تمام عمر دراثنای روز، روزهنگهدارندو شب وروز رابعبادت حق تعالی بسر برند و تو معصیت حق تعالی نمائی و باز در روزحشر حال تو مثل حال ایشان باشد ـ

بدرستیکه امام زین العابدین علیه السلام میفرمودندکه کسیکه از ما سادات و بنی فاطمه باشد، ثواب عبادت او دو برابر عبادت دیگرانست ،و عذاب و عقاب ایشان دو برابر عقاب گناهان دیگرانست ـو بعد از آن فرمودند کلامی که حاصل مضمون آن اینست که

اس مجلس میں موجود تھے۔ اور لوگوں سے کہہ رہے تھے کہ ہم ایسے ہیں اور ہم ویسے ہیں اور اپنے او پر فخر کرر ہے تھے اور دوسروں پر اپنی فضیلت ظاہر کرر ہے تھے۔

امام رضا علیہ السلام کسی دوسری جماعت سے صرفِ سخن تھے۔ جب حضرت نے زید کی گفتگو کو سماعت فرمایا تو زید کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''تو کوفے کے بازاریوں کی باتوں کو سن کر غرور میں مبتلا ہو گیا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ کو ان کی اولاد پر حرام قرار دیا ہے؟ پس آگاہ ہو جاؤ کہ یہ بات جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا کے ان فرزندوں کے لئے ہے جو ان کے بطن سے پیدا ہوئے ہیں جیسے جناب حسنین علیہما السلام نہ کہ مطلق اولاد آنحضرت اور یہ کتنا بعید ہے کہ جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تمام عمر، اللہ تعالیٰ کی اطاعت اس طرح کرتے رہے کہ دن میں روزہ رکھتے اور شب و روز حق تعالیٰ کی عبادت میں بسر کرتے اور تم حق تعالیٰ کی معصیت کرتے رہو اور پھر بھی حشر میں تمہارا درجہ انکے درجے کے برابر ہو۔

بے شک امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: ''جو کوئی ہم میں سے یعنی سادات اور بنی فاطمہ میں سے ہے، اس کو عبادت کا دوگنا ثواب ملے گا اور عذاب و عقاب بھی دوسروں کے بہ نسبت دوگنا ہوگا اور اس کے بعد ایک حدیث ارشاد فرمائی جس کا ماحصل یہ ہے:

پسر نوح در نفس الامر از نطفه حضرت نوح بود لیکن چون معصیت حق تعالی نمود حق تعالی او را از این شرف خارج گردانید ۔پس همچنین کسیکه از سادات باشد و معصیت حق تعالی نماید از ما نیست و تو ای حسن بن علی الوشا اگر اطاعت خدا کنی از ما اهلبیتی۔

''نوح کا بیٹا اصل میں نوح کے نطفے سے تھا لیکن اللہ نے نافرمانی کی وجہ سے اسے اس شرف سے خارج کر دیا۔اسی طرح جو کوئی بھی سادات میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور تم اے حسن بن علی الوشا اگر اللہ کی اطاعت کروگے تو ہم اہلبیتؑ میں سے ہوگے۔

(باقی آئندہ)

سلام

شاعر مودّت مولوی جعفر مہدی صاحب رزمؔ ردولوی

احساں حسینؑ کا ہے رسولؐ خدا کے بعد
اسلام درد بن کے بڑھا کربلا کے بعد

کیا ہوگا کچھ خبر بھی ہے تجھ کو، قضا کے بعد
سب سے بڑا سوال نبی و خدا کے بعد

بعدِ نبیؐ علیؑ یوں ہی مولائے خلق ہیں
مولائے خلق جیسے نبیؐ ہیں خدا کے بعد

دنیا سے پھر حقیقتِ ایماں نہ چھپ سکی
شبیرؑ کی شہادتِ پردہ کُشا کے بعد

فتحِ یزید ہو کے رہی اک شکستِ بد
اسلام سرخرو ہوا خونِ وفا کے بعد

کیوں شان منفرد نہ ہو ذبحِ عظیم کی
پھر کوئی کربلا نہ ہوئی کربلا کے بعد

بعد حسینؑ سبطِ پیمبر کوئی نہیں
اِمکان کربلا کا نہیں کربلا کے بعد

قربانیٔ حسینؑ کے قربان جایئے
اسلام زندہ ہوکے رہا کربلا کے بعد

شاہی، بنی امیہ کو جس پر بہت تھا ناز
وہ بھی رہی نہ کُشتۂ جور و جفا کے بعد

بازارِ شام و کوفہ کے تھے معرکے نہ کم
عابدؑ کو کربلا ہی ملی کربلا کے بعد

ظالم کی سلطنت کا جنازہ نکل گیا
تشہیرِ اہلبیتؑ رسولِؐ خدا کے بعد

ماں کا مباہلہ ہے تو بیٹی کا نشرِ غم
زینبؑ بھی حق کی مُحسِنہ ہے فاطمہؑ کے بعد

اپنے خدا سے مانگنے میں جائے کیوں وقار
بڑھتی ہے رزمؔ اور شرافت دعا کے بعد